آپ کی کہانی

اکثر لوگ پوچھتے ہیں، ’’آپ کی زندگی کی کہانی کیسی ہے ؟‘‘، ’’آپ اپنی زندگی کی کہانی میں کیا بننا چاہتے ہیں ؟‘‘، ’’آپ کی زندگی کا نمایاں کردار کون ہے ؟‘‘، "آپ دس سال بعد اپنے آپ کو کہاں دیکھتے ہیں ؟"، ’’آپ بڑے ہو کر کیا بننا چاہتے ہیں ؟‘‘، ہم سب نے اپنی زندگی میں ایسے سوالات ضرور سُنے ہوں گے۔ جیسے ان سوالات کا مقصد ہماری آگہی بڑھانا ہو کہ ہم زندگی میں کیا بنیں گے، جیسے ہمیں یہ سبق پڑھایا جائے یا یہ دکھایا جائے کہ ہمیں اپنی زندگی میں آگے کیسے بڑھنا ہے۔ لیکن اس لطیف رہنمائی کے زیادہ تر حصے کا اس سے کوئی تعلق ہی نہیں جو حقیقت میں اہم ہے۔ اس میں اصل بات ہی پیچھے رہ گئی۔

آخر ان دس سالوں کے بعد کیا ہو جائے گا ... آخر تب کیا ہو جائے گا جب آپ اپنا آئیڈیل وژن حاصل کر چکے ہوں گے۔ تب یہ مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے کہ آپ کسی نئی چیز کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ اور اس طرح سے ہماری کبھی بھی صحیح طریقے سے رہنمائی نہیں کی گئی۔ غور کریں تو اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ ان جیسے سوالات کے پیچھے ایک یکسر مختلف دُنیا ہے تو ہمارے لئے، یعنی مؤمنین کے لئے، ان سوالوں کے جواب ہمارے مقصد سے آنے چاہئیں یعنی دُنیا میں ہمارے آنے کے مقصد سے۔

غور کریں، ہمارے پاس بھی سب کو سُنانے کے لئے ایک کہانی موجود ہے۔ ہم وہ لوگ ہیں جو حق کے لئے، سچائی کے لئے اور عظمت کے لئے جدوجہد کرتے ہیں۔ ان دنوں جب COVID کے حالات میں جو کچھ بھی ہوا، زندگی کے بہت سے پہلو مختلف انداز سے مزید واضح ہو گئے۔ موت تو یوں معلوم ہونے لگی جیسے کہیں پاس ہی ہو، اس سے بھی زیادہ قریب، جتنا پہلے کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ تب بھی ہمیں صحیح طرح سے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ ہمیں اپنی زندگیوں میں کیا کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے میری آنکھوں کے آگے سے اِک پردہ سا ہٹا دیا ہو۔ جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں، ان میں زندگی ایک نہایت ہی مختلف سی معلوم ہونے لگی۔ اِن حالات نے مجھے زندگی کو ایک نئے پیرائے سے دیکھنے کا موقع دیا جس کا شاید بہت سے دوسرے لوگ پہلے بھی مشاہدہ کر چکے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا ایک پیمانہ

بن گیا۔ ایک ایسا پیمانہ جس پر ہم سچے دِل سے عمل پیرا ہونا چاہتے ہوں۔ ہم نے قیامُ الّیل کی ادائیگی کے ذریعے، سوموار اور جمعرات کے دِن روزہ رکھ کر، قرآنِ پاک کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرکے، دینِ اسلام کو مزید سیکھ کر اور سِکھا کر، یا ہر وہ چھوٹی سے چھوٹی نیکی کرکے زیادہ عبادات کرنا شروع کردیں تاکہ ہم زیادہ سے زیادہ اَجر و ثواب حاصل کر سکیں۔

اور پھر جب یہ آزمائش ختم ہوئی یا تھوڑا سا کم ہوئی تو زندگی دوبارہ اپنی پُرانی ڈگر پر لوٹنے لگی ہے اور آہستہ آہستہ ہم نے ان اعمال سے رُخ موڑنا شروع کردیا ہے جن اعمال کی پابندی کا ہم ہمیشہ کے لئے ارادہ کر چکے تھے۔

ایسا ہونا ایک فطری سی بات ہے۔

ابو عثمان نے حنظلہ الاُسیدیؓ، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبِ وحی بھی تھے، سے روایت کیا ہے، کہ حنظلہؓ، ابو بکرؓ کے پاس سے روتے ہوئے گزرے تو ابو بکرؓ نے اُن سے پوچھا:

« مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا أَبَا بَكْرٍ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا إِلَى الأَزْوَاجِ وَالضَّيْعَةِ نَسِينَا كَثِيرًا . قَالَ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَكَذَلِكَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم . فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ " مَا لَكَ يَا حَنْظَلَةُ " . قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَأَنَّا رَأْىَ عَيْنٍ فَإِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الأَزْوَاجَ وَالضَّيْعَةَ وَنَسِينَا كَثِيرًا . قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم " لَوْ تَدُومُونَ عَلَى الْحَالِ الَّذِي تَقُومُونَ بِهَا مِنْ عِنْدِي لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلاَئِكَةُ فِي مَجَالِسِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَعَلَى فُرُشِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً " »

”او حنظلہ! تمہیں کیا ہُوا؟، تو انہوں نے جواب دیا: اے ابو بکر! حنظلہ منافق ہو گیا ہے، کیونکہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہم جنت و دوزخ کو ایسے یاد رکھتے ہیں جیسے ہم انہیں بالکل اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہے ہوں اور جب ہم وہاں سے واپس آتے ہیں تو اپنی زندگی اور بیوی بچوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ہم اکثر بھول جاتے ہیں۔ ابو بکرؓ نے کہا: اللہ کی قسم! میرے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہے۔ آؤ، رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے چلتے ہیں۔ حنظلہؓ نے بتایا: پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اُنہیں دیکھا تو آپ ﷺ نے کہا: اے حنظلہ! تمہیں کیا ہوا؟، حنظلہؓ نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! حنظلہ منافق ہو گیا ہے، کیونکہ جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ

ہوتے ہیں تو ہم جنت و دوزخ کو ایسے یاد رکھتے ہیں جیسے ہم انہیں بالکل اپنی نگاہوں کے سامنے دیکھ رہے ہوں اور جب ہم وہاں سے واپس آتے ہیں تو اپنی زندگی اور بیوی بچوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور ہم اکثر بھول جاتے ہیں۔ حنظلہؓ بتاتے ہیں کہ: پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اسی حالت پر قائم رہو جس پر تم اس وقت ہوتے ہو جب تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو فرشتے تم سے تمہاری مجلسوں میں، تمہارے بستروں میں اور تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں گے، لیکن اے حنظلہ! اس کا بھی ایک وقت ہے اور اُس کا بھی ایک وقت ہے" (ترمذی)۔

غور کریں، تو پتہ چلتا ہے کہ آزمائشوں کے ذریعے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اپنی حالت کو دُرست کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ لٰہذا یہ صرف وہ اعمال ہی نہیں ہیں بلکہ اپنے رب کے لئے وہ شدّتِ احساس بھی ہے جب ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قریب ہوتے ہیں۔ جب ہم اپنے ان اعمال پر عمل پیرا ہوتے ہیں، تو اس سے ہم اپنے رب کے قریب ہوتے ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

« يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ، ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ، ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ بِشِبْرٍ، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا، تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي يَمْشِي، أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً »

"اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میں ویسا ہی ہوں جیسا میرا بندہ میرے متعلق گمان کرتا ہے۔ اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے، اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اپنی ذات میں اُس کا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر مجلس میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجلس میں اُس کا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ ایک ہاتھ کے برابر میرے نزدیک آتا ہے تو میں ایک بازو کے برابر اس کے نزدیک آتا ہوں اور اگر وہ ایک بازو کے برابر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دونوں بازؤوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے نزدیک آتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں" (بخاری)۔

اللہ تعالیٰ کا قُرب ہماری حالت بدل دے گا اور حتیٰ کہ اس کو بدل دے گا کہ ہمیں کیا بننا ہے، ہمیں کیسا ہونا چاہئے، ہمیں کیا کرنا چاہئے اور بالآخر ہم کیسے بننا چاہتے ہیں۔ اپنے ہر نیک عمل کے ساتھ ہم اللہ تعالیٰ کے قریب اور قریب تر ہوتے

چلے جاتے ہیں۔ مقصد محض اس نیک عمل کی ادائیگی نہیں ہوتا بلکہ وہ تقویٰ ہوتا ہے جو ہم اس سے حاصل کرتے ہیں یعنی قُربِ الٰہی۔

اپنی باقی ماندہ زندگی سے بھرپُور فائدہ اُٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم وہ سب پڑھیں اور سیکھیں جس سے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ استقامت کے ساتھ کی گئی چھوٹی چھوٹی نیکیوں سے بھی ہم وہ مضبوطی اور رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں جو اسلام کیلیئے درکار ہے، تاکہ ہم مضبوط ارادے والے حامل الدعوۃ بن جائیں جو ہم بننا چاہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کے پاس اس دُنیا میں لانے کے لئے ایک تحفہ موجود ہے، ایک ایسا تحفہ جو صرف اُسی کے پاس ہے، کہ صرف وہی شخص اس سے دوسرے لوگوں کی آنکھیں کھول سکتا ہے اور انسان ہونے کے ناطے شاید ہم ہی دوسرے انسانوں کو حق دکھانے کیلیئے قریب لا سکتے ہیں، وہ حق جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر یقین، محمد رسول اللہ ﷺ پر یقین، اور اس عظیم دین پر یقین پر مشتمل ہے جو آپ ﷺ ہمارے لیے لائے ہیں تاکہ اس کے ذریعے ہم پر بحیثیت افراد اور ایک زبردست اُمت، اللہ کے احکامات کا نفاذ ہو سکے۔

اپنی زندگی کے باقی ماندہ دنوں سے بھرپور انداز سے فائدہ اُٹھانے سے نہ صرف ہماری حالت تبدیل ہو سکے گی بلکہ ہمارے ارد گرد کی بھی کایا پلٹ جائے گی۔ آیئے اب ہم یہ سوالات پوچھتے ہیں،... کیا ہم واقعی کوشش کر رہے ہیں اور اپنی بھرپور توانائیاں صَرف کر رہے ہیں؟ کیا ہم ہفتے کے ساتوں دن اور سال کے تمام ہفتے، آزمائشوں میں یا آزمائشوں کے بغیر، اسلام پر چلتے رہے ہیں؟ کیا ہم نے اس دین کے لئے ایسے کوشش کی جیسے ہمارے پیارے نبی محمد ﷺ نے انتھک کوشش کی تھی؟

زندگی کا ہر گزرتا دن ہمیں ہماری قبروں کے قریب کر رہا ہے۔ ہم جوں جوں اپنی قبروں کے قریب ہو رہے ہیں، تو یہی وقت ہے کہ ہم توبہ کریں جو ہمارے اعمال میں بھی نظر آئے۔ ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہماری مغفرت کریں اور ہماری زندگیاں، جتنی بھی باقی رہ گئی ہیں، ان میں آنے والی آخرت کی زندگی تک ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ اس دن... یعنی روزِ قیامت... جب ہمیں اپنا اعمال نامہ، اپنی کہانی پڑھنے کو دی جائے تو ہم بُلند آواز سے اُسے پڑھ رہے ہوں ...

تو بھائیو اور دوستو! اُس دن آپ کی کہانی کیا کہے گی؟ اللہ کرے، جتنا ممکن ہو سکے، یہ اُتنا بہترین ہو۔ آمین!